عدالت العظمیٰ آزاد جموں وکشمیر

(اختیار سماعت اپیل)

روبرو:

راجہ سعید اکرم خان، چیف جسٹس

رضا علی خان، جج

<u>دیوانی اپیل نمبر 2021/229</u>

(متدائرہ 11 ستمبر 2020)

شہباز خان ولد حیات خان وغیرہ

(اپیلانٹس)

بنام

چیف انجینئر برقیات وغیرہ

(ریسپانڈنٹس)

<u>(اپیل بخلاف فیصلہ سروس ٹربیونل مصدرہ 01 ستمبر 2020، در سروس اپیل ہا نمبر ر242و2020/244</u>

منجانب اپیلانٹ: مشتاق احمد جنجوعہ، ایڈووکیٹ۔

منجانب، مسئولان: حیدر رشید مغل، اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل۔

تاریخ سماعت: 07 جون 2023

فیصلہ :

(رضا علی خان، جج): عرضی اپیل عنوانی بالا فیصلہ عدالت سروس ٹربیونل مصدرہ 01 ستمبر 2020، کے خلاف دائر کی گئی ہے جس کی رو سے ہر دو عرضی اپیل ہا متدائرہ منجانب اپیلانٹس کو یکجا کرتے ہوئے ایک ہی حکم کے ذریعے خارج کیا گیا ہے۔

2۔ مختصراً واقعات مقدمہ کچھ اسطور ہیں کہ اپیلانٹس، مسعود احمد وغیرہ نے مورخہ 3 جون 2020، جبکہ شہباز خان وغیرہ نے مورخہ 4 جون 2020 کو الگ الگ اپیل ہا سروس ٹربیونل کے روبرو دائر کرتے ہوئے اسطور موقف اختیار کیا کہ ان کی ابتدائی تقرریاں بطور ٹریسرز، اسسٹنٹ لائن مین اور ڈسٹری بیوٹرز محکمہ برقیات پونچھ ڈویژن بمطابق قانون وضابطہ حسب سفارش سلیکشن کمیٹی بروئے احکامات محررہ 3 مارچ 2020 عمل میں لائی گئیں جن کی تعمیل میں انہوں نے اپنی حاضری رپورٹس روبرو حاکم مجاز پیش کیں۔ حاکم مجاز نے باقاعدہ طور پر اپیلانٹس کو حاضر ہونے کی اجازت دی جس سے احکامات تقرریوں پر عملدرآمد ہو گیا۔ تاہم چیف انجینئر برقیات نے حکم محررہ 30 اپریل 2020 تمام تر احکامات تقرری ہا اپیلانٹس کو خلاف قانون و خلاف ضابطہ اور بدوں کسی جوازیت کے ایک ہی حکم کے ذریعے منسوخ کر دیا۔ اپیلانٹس کا مزید اظہار تھا کہ ان کی تقرری کے معاملہ میں مجاز اتھارٹی سپرنٹنڈنگ انجینئر برقیات ہے جس نے درست طور پر حسب سفارش انتخابی کمیٹی احکامات تقرری اپیلانٹس تحت ضابطہ جاری کئے ہوئے تھے۔ اپیلانٹس کا مزید موقف تھا کہ حکم زیر اپیل ہا جاری ہونے کی بناء پر اپیلانٹس کی شرائط تقرری ملازمت بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ لہٰذا احکامات زیر اپیل ہا کو بدوں قانونی جواز قرار دیکر کالعدم قرار دیا جائے۔

3۔ اپیل ہا دائر ہونے پر فاضل سروس ٹربیونل نے مسئولان کو طلب کیا اور مورخہ 23 جون 2020 کو محکمانہ عذرات پیش ہوئے اور مشیر قانونی منجانب مسئولان نے انہی عذرات

کو منجانب ریسپانڈنٹس عذرات تصور کرتے ہوئے ان پر اپنے دستخط ثبت کئے۔ عذرات میں اسطور موقف اختیار کیا گیا کہ زیر بحث جملہ آسامیوں پر تقرری کے لئے جاری ہونے والے اشتہارات بدوں تعین محکمانہ کوٹہ تھے جس میں اسامیوں کی کمی بیشی کے ساتھ ساتھ انتظامی تقسیم بھی درج نہ کی گئی جو کہ قواعد مجریہ 2010 کے نقیض ہے۔ جب حاکم مجاز کے علم میں اصل حقائق کو لایا گیا تو حاکم مجاز نے مطابق قانون حاصل شدہ اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے مشتہر شدہ آسامیوں کی روشنی میں ہونے والی تمام تقرریوں کو خلاف قواعد اور قانون کے مغائر ہونے کی بناء پر حکم زیر اپیل مصدرہ 30 اپریل 2020 کو تحت تاریخ اجراء سے منسوخ کر دیا۔ فاضل سروس ٹربیونل نے بعد از سماعت بحث ہر دو اپیل ہامتدائرہ منجانب اپیلانٹس بروئے فیصلہ زیر نزاع مصدرہ یکم ستمبر 2020 خارج کر دیں۔

4۔ فاضل وکیل اپیلانٹس مشتاق احمد جنجوعہ نے اسطور موقف اختیار کیا کہ فیصلہ سروس ٹربیونل قانون اور مقدمہ کے حقائق کے برعکس جاری کیا گیا ہے جسے کسی طور بحال نہ رکھا جا سکتا ہے۔ معزز چیئرمین و ممبر سروس ٹربیونل نے سرے سے ہی موقف اپیلانٹس کو پذیرائی نہ بخشی ہے اور نہ ہی اس پر کوئی قرارداد صادر کی گئی ہے۔ فاضل کونسل نے مزید اظہار کیا کہ اپیلانٹس کی تقرریاں حاکم مجاز کی جانب سے خالی اسامیوں کی بعد از مشتہر گی تحت ضابطہ عمل میں لائی گئی ہیں جن کی تعمیل میں باقاعدہ طور پر حاکم مجاز کے روبرو عرضی حاضری پیش کی گئیں اور انہیں تحت ضابطہ حاضر بھی کر لیا گیا۔ اس طرح اپیلانٹس کی تقرریاں مطابق قانون عمل میں لائی گئی تھیں جن کی تعمیل میں وہ اپنی اپنی جائے تعیناتی پر حاضر ہو کر تنخواہ بھی حاصل کر رہے تھے۔ اس طرح جملہ اپیلانٹس کی تقرری کے احکامات پر مکمل طور پر عملدرآمد ہو چکا تھا جبکہ خلاف قانون، ضابطہ اور بدنیتی کے ساتھ حکم مصدرہ 3-4-2020 کا اجراء عمل میں لایا گیا ہے جس سے اپیلانٹس کی شرائط تقرری ملازمت بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ فاضل وکیل کا مزید استدلال ہے کہ اگر فیصلہ سروس ٹربیونل کو کالعدم قرار نہ دیا گیا تو

اپیلانٹس کو ناقابل تلافی نقصان کا احتمال ہے۔ وکیل موصوف نے مزید اظہار کیا کہ فاضل سروس ٹریبونل نے اس نکتہ کو سرے سے دیکھا ہی نہ ہے کہ اگر کوئی قانونی سقم حاکم مجاز کی جانب سے چھوڑا بھی تو اس کی سزا کسی طور بھی اپیلانٹس کو نہ دی جاسکتی ہے۔ فاضل کونسل نے استدعا کی کہ اپیل ہذا کو پزیرائی بخشتے ہوئے فیصلہ سروس ٹریبونل زیر نزاع کو خلاف قانون اور واقعات قرار دیکر باطل اور کالعدم کیا جاوے۔

5۔ منجانب مسئولان، فاضل اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل، حیدر رشید مغل، روبرو عدالت پیش ہوئے جنہوں نے اسطور موقف اختیار کیا کہ فاضل سروس ٹریبونل نے درست طور پر فیصلہ زیر نزاع صادر کیا ہے جس میں کوئی قانونی سقم نہ ہے اور نہ ہی مداخلت کی کوئی گنجائش ہے۔ انہوں نے مزید اظہار کیا کہ اپیلانٹس کے احکامات تقرری درست طور پر منسوخ کیئے گئے ہیں چونکہ ان آسامیوں پر تقرری کے لئے شائع شدہ اشتہار محکمانہ قواعد مجریہ 2010 کے صریحاً مغائر جاری کیا گیا تھا۔ فاضل اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے مزید اظہار کیا کہ سیکرٹری برقیات کی جانب سے محکمہ برقیات میں تقرریوں / تعیناتیوں کے سلسلہ میں انتخابی کمیٹی تشکیل دی گئی حالانکہ قانوناً سیکرٹری برقیات کو اس کا اختیار ہی حاصل نہ ہے کہ وہ محکمہ برقیات کے سکیل 1 تا 15 کے ملازمین کی نسبت انتخابی کمیٹی کی تشکیل کی منظوری دیں۔ اس طرح فیصلہ زیر نزاع درست طور پر بمطابق قانون و قواعد جاری کیا گیا ہے جو کہ قابل بحالی ہے لہذا اپیل ہذا کو خارج کیا جانا ہی قرین انصاف ہے۔

6۔ ہم نے فاضل وکلاء کے دلائل کی روشنی میں مواد صفحہ مسل کا بنظر عمیق جائزہ لیا۔ ملاحظہ مسل سے عیاں ہے کہ مورخہ 3 جون 2020 اور 4 جون، 2020 کو ہر دو اپیل ہا منجانب اپیلانٹس روبرو فاضل سروس ٹریبونل دائر کی گئیں جن میں انہوں نے حکم مجریہ 30 اپریل 2020 کو زیر نزاع لاتے ہوئے اسطور موقف اختیار کیا کہ حکم متذکرہ کے تحت اپیلانٹس کے احکامات تقرری کو خلاف

قانون، خلاف واقعات اور خلاف قواعد، منسوخ کیا گیا ہے جبکہ ان احکامات پر عملدر آمد بھی ہو چکا ہے جبکہ فاضل سروس ٹریبونل نے موقف اپیلانٹس سے اتفاق نہ کرتے ہوئے ہر دو اپیل ہا متدائرہ روبرو سروس ٹربیونل منجانب اپیلانٹس خارج کر دیں اور اسطور قرار دیا کہ جب بنیادی حکم ہی خلاف قواعد جاری کیا گیا تھا تو اس کی بنیاد پر کی گئی تمام تر کارروائی بھی خلاف قانون ہی تصور ہو نگی۔

7۔ یہاں اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ قانون میں ہر کام کو کرنے کا ایک طریقہ کار متعین ہے اور کوئی بھی کام صرف اسی طور سے انجام دینا منشائے قانون ہے جس طرح اس کے انجام دہی کا طریقہ کار قواعد میں وضع شدہ ہو۔ ہماری اس قرارداد کی تائید میں عدالت ہذا کے فیصلہ جات کی ایک لمبی فہرست موجود ہے جن میں سے چند پر اس مقدمہ کے حالات و واقعات کے تناظر میں انحصار کیا جارہا ہے جو بذیل ہیں۔

فیصلہ مطبوعہ "محمد منیر راجہ بنام چیئرمین آزاد جموں وکشمیر کونسل وغیرہ"[1] میں اسطور قرار دیا گیا ہے کہ یہ قانون کا طے شدہ اصول ہے کہ جب کسی کو کام کرنے کا طریقہ کار قانون و قواعد میں وضع شدہ ہو تو اس کو طے شدہ طریقے کے مطابق ہونا چاہیئے یا ہرگز نہیں۔

اسی طرح فیصلہ مطبوعہ "آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر بذریعہ چیف سیکرٹری بنام سردار عبدالعزیز خان"[2] میں یوں قرار دیا گیا ہے کہ اگر قانون یا قاعدے کے ذریعے کسی عمل کو طے شدہ طریقے کے مطابق انجام دینے کی ضرورت تھی، تو اسے صرف مقررہ طریقے کے مطابق سر انجام دیا جاچاہیئے۔

---

[1] [2018 SCR 48]
[2] [2012 SCR 187]

مندرجہ بالا فیصلہ جات میں عدالت ہذا نے بارہا یہ قرار دیا ہے کہ جب کسی قانون یا قاعدہ میں کسی کام کو کرنے کا طریقہ کار متعین کیا گیا ہو تو ضروری ہے کہ اسے اسی طریقہ سے ہی سر انجام دیا جائے مگر ریکارڈ مشمولہ مسل کے جائزہ سے عیاں ہے کہ بروئے حکم محررہ 13 فروری 2019، سیکرٹری برقیات کی جانب سے سکیل 1 تا 15 کی آسامیوں پر تقرریوں / تعیناتیوں کے لئے انتخابی کمیٹی کی تشکیل کی منظوری دی گئی جبکہ تحت قانون ان کو یہ اختیار ہی حاصل نہ تھا۔ اس نسبت ہماری رہنمائی سرکاری ملازمین کی تقرری و شرائط ملازمت کے قواعد مجریہ 1977 کی دفعہ 4، ذیلی دفعہ 2 سے ہوتی ہے۔ جس کے تحت یہ اختیار صرف حکومت کو حاصل ہے کہ وہ آسامیوں پر تقریوں / تعیناتیوں کے لئے انتخابی کمیٹی کی تشکیل کی منظوری دے۔ تاہم سیکرٹری برقیات نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے اور بدوں کسی قانونی جوازیت کے بروئے حکم محررہ 13 فروری،2019، محکمہ برقیات کے ملازمین کی گریڈ 1 تا 15 کی نسبت تقرری اور تعیناتی کی نسبت انتخابی کمیٹی تشکیل دی جو بدوں اختیار اور خلاف قواعد تھی۔

8۔ فاضل وکیل اپیلانٹس کا یہ موقف کہ احکام تقرری جاری ہونے اور عرضی حاضری کی منظوری کے بعد ان کو قانونی حق حاصل ہو گیا تھا کہ وہ محکمہ سے مستقل ملازمت سے برخاست نہ کئے جائیں، اس نسبت ہمیں اپیلانٹس کے موقف سے قطعی اتفاق نہ ہے چونکہ تمام تر کارروائیاں جیسا کہ انتخابی عمل، احکام تقرری اور بعد ازاں حاضری وغیرہ ایک ایسے حکم کی بناء پر وقوع پذیر ہوئے ہیں جو کہ خلاف قانون وضابطہ کے جاری ہوا۔ ہمارے اس موقف کی تائید عدالت ہذا کے بے شمار فیصلہ جات سے ہوتی ہے جن میں قرارر دیا گیا ہے کہ جب ابتدائی حکم ہی غیر قانونی ہو تو اس کی مثال اس بنیادی اینٹ کی ہے جس کو نکالنے سے اس پر کھڑی کی گئی عمارت بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ حکم مصدرہ 13۔02۔2019 بنیادی طور پر ہی غلط تھا جس کی بنیاد پر کی گئی تمام کارروائیاں باطل و کالعدم ہیں۔ اس

نسبت عدالت ہذا کے غیر مطبوعہ فیصلہ عنوانی "عبد الغفور بنام ڈی ای او (مردانہ) بھمبر وغیرہ "[3] میں اسطور قرارداد صادر کی گئی ہے کہ قانون کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب پہلا حکم نامہ ہی غلط ہو تو اس پر کی گئی ساری کارروائیاں بھی غیر قانونی تصور ہوں گی۔ فیصلہ ہذا میں مزید اسطور قرار دیا گیا ہے کہ چونکہ مسئولان کی جانب سے پہلا قدم ہی غیر قانونی تھا اس لئے اس کی بناء پر ہونے والی تقرری ہا اپیلانٹس بھی غیر قانونی ہی تصور کی جائیں گی۔

9۔ یہاں اس امر کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ قانونی دائرہ اختیار کے بغیر غیر مجاز سرکاری حکام کی جانب سے سرکاری ملازمت میں تقرریوں اور تعیناتیوں کے لئے انتخابی کمیٹی کی تشکیل ایک انتہائی تشویشناک پہلو ہے جس سے ایک طرف تو آئین کے تحت ریاست کے شہریوں کو امتحان میں شرکت اور مسابقت کے حق اور شفاف تقرریوں پر شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں اور شہریوں کا ریاست کے اداروں پر اعتماد متزلزل ہو جاتا ہے جبکہ دوسری جانب قانون کے مسلمہ اصولوں اور عدالتی نظائر کی نفی ہوتی ہے ۔ہماری رائے میں اس طرح کے اقدامات شفافیت ،غیر جانبداری ،احتساب اور عوامی فلاح کے اصولوں کو بھی مجروح کرتے ہیں۔ حکومت کے اعلیٰ افسران کی جانب سے سول سروس، ملازمت کے محکمانہ قواعد اور قانون کو پس پشت رکھ کر تقرریاں، تبادلے اور ترقی کے احکامات جاری کرنا، باوجود اسکے کہ اس عدالت کے درجنوں ھا فیصلہ جات میں اعلیٰ حکومتی آفیسران کے احکامات کو منسوخ کرنے کے ساتھ ساتھ خصوصی اور عمومی ھدایات بھی جاری کی گئیں، نہ صرف حکومت بلکہ ریاست کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ کم وبیش پینتالیس لاکھ کی مختصر آبادی پر مشتمل ریاست میں گیارہ انتظامی یونٹس ،درجنوں کے حساب سے انتظامی اور ماتحت ادارے اور وزارتیں قائم کی گئی ہیں ۔ مگر انتظامی اصلاح کار بہتر ہونے کے بجائے دن بدن تنزلی کا شکار ہے۔ ھم سب کو یہ امر مقوی طور پر

---

[3](سول اپیل نمبر 305/2018)

یاد رکھنا چاہیئے کہ معاشی، تعلیمی طبی اور انتظامی لحاظ سے مضبوط پر امن اور قانون کی حکمرانی پر کاربند آزاد ریاست جموں وکشمیر ہی مسئلہ کشمیر کے سلسہ میں مقبوضہ انڈین جموں وکشمیر کے معاملہ میں دنیا کے سامنے بطور نمونہ پیش کی جاسکتی ہے اور مندرجہ ترقی اور بہر انتظام کا کردار نہایت بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ قیام پاکستان کے بعد قائد اعظم محمد علی جناح نے کئی ایک مواقع پر حکومتی افسران سے خطاب کرتے ہوئے ان کو انکی ذمہ داریوں کی اہمیت کا احساس دلایا۔مارچ 1948 کو چٹا گانگ میں افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم محمد علی جناح نے افسران کو انکی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے اظہار کیا کہ سول سرونٹس کا کسی بھی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔سول سرونٹس کا کردار عوام کے خادم جیسا ہونا چاہیئے نہ کہ عوام کے حکمرانوں جیسا۔ سول سرونٹس کو کسی وزیر یا وزارت کی جانب سے کسی مداخلت کو ہرگز قبول نہیں کرنا چاہیئے اور اگر ایسا کرتے ہوئے انہیں اپنے خلاف کارروائی کا اندیشہ ہو یا واقعی کارروائی ہو بھی تو اعلیٰ معیارات کو قائم رکھیں۔ قائد اعظم نے فرمایا کہ سول سرونٹس کو ماضی میں قائم اس تاثر کو ختم کرنا ہو گا کہ وہ حکمران طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ وہ عوام کے خادمین کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو چاہیئے کہ عوام کو یہ محسوس ہو کہ آپ عوام کے خادم اور دوست ہیں ،عزت و احترام ،کلیت انصاف اور مساویانہ سلوک کے اعلیٰ معیارات کو قائم رکھیں اور اگر آپ ایسا برتاؤ کریں گے تو عوام کو آپ پر اعتماد ہو گا۔ کئی ایک مواقع پر آپ کو اس بات کا سامنا کرنا پڑے گا کہ کوئی سائل اپنی بات کو بار بار دھرا رہا ہے مگر آپ کو صبر اور حسن سلوک کے ساتھ کام لیتے ہوئے اسکو یہ احساس دلانا ہو گا کہ انصاف بروے کار لایا گیا ہے ۔لوگوں کو کبھی یہ احساس نہیں ہونا چاہیئے کہ آپ بد مزاج اور بے عزت کر دینے والا رویہ رکھنے والے انسان ہیں اور کوئی بھی شخص جو آپ سے ملے وہ اس احساس کے ساتھ رخصت نہ ہو کہ آپ جارح مزاج اور اکھڑ پن کا شکار ہیں۔

اسی طرح 14 اپریل 1948 کو سول افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا جسکا اردو میں ماخذ درج ذیل ہے۔

"اگر افسران سیاسی دباؤ کے تحت سرکاری امور سرانجام دیں گے تو اسکا نتیجہ سوائے کرپشن کے اور کچھ نہیں نکلے گا۔ اور اگر سیاسی رہنما اس انداز میں دباؤ ڈالیں گے تو یہ پاکستان کی سب سے بڑی بد قسمتی ہو گی۔ لہذا میں یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ کو اپنی انہی ذمہ داریوں کا احساس رہے گا اور آپ سب مکمل تعاون اور یکجہتی کے ساتھ اپنے اپنے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے امور سر انجام دیں گے۔ اپنے فرائض کو سرانجام دیتے ہوئے اگر آپ متعلقہ وزیر کے غضب کا شکار ہوتے ہیں تو قربانی کیلئے تیار رہیں مگر آپ کو آپکی دیانتداری اور اخلاص اور ریاست سے وفاداری کا صلہ ضرور ملے گا آپ کو ایک ایسے ماحول کو قائم کرنا ہوگا اور اس جذبہ کے ساتھ امور سرانجام دینے ہوں گے کہ ہر ایک کو مساوی سلوک اور انصاف ہونے کا حساس ہو اور ایسا واقعی طور پر لوگوں کو احساس ہو کہ ان کو انصاف بہم پہنچایا گیا ہے۔ آپ میں سے کئی خود غرض لوگ ہوں گے جو جلد فائدہ اٹھانے کی سوچ کے حامل ہوں گے اورایسے کام کی سرانجام دہی صرف بہتر مواقع کے حصول، ترقی اور دیگر ذاتی فوائد کے حصول کیلئے کام کریں گے اور دوسروں کیلئے رکاوٹ کا باعث بنیں گے اور اسکو چھپانے کیلئے اپنے آپ کو ریاست اور علاقہ کا سب سے بڑا خیر خواہ ہونے کا ظہار کریں گے۔ اگر آپ میں سے کوئی کسی عہدہ کے لئے موزوں اور قابل ہے تو اسکے بارے میں ہمیں آگاہ کریں اور ہمیں ایسے افراد کو ترقی کرتے ہوئے دیکھنے میں خوشی محسوس ہوگی۔ اگرچہ متعلقہ عہدہ کیلئے موزوں آفیسر کا انتخاب ایک مشکل کام ہے مگر متعلقہ عہدہ کیلئے موزوں ترین عہدہ دار / آفیسر کا انتخاب ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے "[4]

---

[4] (جناح پیپرز، ایڈیر ڈیڈ ایچ زیدی، فرسٹ سیریز، والیم VII صفحہ نمبرات 407 تا 410)

عدالت ہذا نے بھی اس نسبت اپنے فیصلہ مطبوعہ آزاد جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن بنام مظہر احمد وغیرہ[5] میں قرار داد صادر کر رکھی ہے جو کہ بذیل ہے:

"فرمان حکومت محررہ 25 ستمبر 2018ء اس لئے بھی غیر قانونی ہے کہ کوئی اتھارٹی اختیارات کا استعمال منصفانہ انداز میں قانون وانصاف کے تقاضوں کو مد نظر رکھ کر ہی کر سکتی ہے اور یہ اختیارات قانون کی خلاف وورزی میں ناانصافی کے عمل کو تحفظ دینے کے لیے استعمال نہیں کیے جاسکتے"

لہذا بعد از بحث وتمحیص مندرجہ بالا کے اس نسبت حکم دیا جاتا ہے کہ متعلقہ اتھارٹی / سیکرٹری کے خلاف انکوائری عمل میں لائی جائے جس نے قانونی دائرہ اختیار کے بغیر ایسی کمیٹی تشکیل دی جو نہ صرف قواعد کی صریحاً خلاف ورزی تھی بلکہ اعلیٰ عدالتی فیصلہ جات سے صریحاً انحراف تھا۔ اور اس کے نتیجے میں امیدواران کا بنیادی حق جس کی آئین ضمانت دیتا ہے متاثر ہوئے۔ فیصلہ عدالت ماتحت کو بحال رکھا جاتا ہے اور اپیل ہذا بے وزن قرار دی جا کر خارج کی جاتی ہے۔ فیصلہ ہذا کی نقل چیف سیکرٹری آزاد کشمیر کو اس فیصلہ کی روشنی میں ذمہ داران کے خلاف تادیبی کارروائی کیلئے ارسال کی جائے اور وہ اس سنگین معاملہ کی کارروائی کرتے ہوئے بذریعہ رجسٹرار عدالت ہذا کو اندر ایک ماہ آگاہ کریں۔

جج **چیف جسٹس**

مظفر آباد،
3 جولائیں، 2023

[5] [2018 SCR 948]